کیا حائضہ عرفات میں دعاؤں کی کتابوں سے پڑھ سکتی ہے؟

سوال : کیا حائضہ کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ عرفہ کے دن دعاؤں کی کتابیں پڑھے باوجودیکہ ان میں قرآنی آیات بھی ہوتی ہیں۔
قاری

جواب : اگر حیض یا نفاس والی عورت وہ دعائیں پڑھے' جو حج کی کتابوں میں لکھی ہوتی ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر صحیح روایات کے مطابق ایسی عورت قرآن بھی پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ ایسی کوئی صحیح' صریح نص نہیں آئی جس میں حیض و نفاس والی عورت کے لیے قرآن پڑھنے کی ممانعت مذکور ہو۔ ممانعت تو بالخصوص جنبی کے لیے ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ایسی حالت میں قرآن نہیں پڑھ سکتی۔ رہا حیض اور نفاس والی عوت کا معاملہ تو ان کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ہے :

« لا تقرأُ الحائضُ ولا الجنُبُ شَيئاً مِنَ القُرآنِ . »

حیض والی اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ یہ حدیث اسماعیل بن عیاش سے مروی ہے جو حجازیوں سے روایت کرتا ہے اور وہ ان سے روایت کرنے میں ضعیف ہے۔ تاہم ایسی عورت مصحف کو چھو نہیں سکتی' منہ زبانی پڑھ سکتی ہے۔ رہا جنبی کا معاملہ تو اسے قرآن پڑھنا جائز نہیں' نہ منہ زبانی اور نہ مصحف سے۔ تاآنکہ وہ غسل نہ کرلے۔ اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جنبی کا وقت مختصر ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی اہلیہ سے فارغ ہو اسی وقت غسل کر سکتا ہے لہٰذا اس کی مدت طویل نہیں ہوتی اور معاملہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ جب چاہے غسل کرے اور اگر پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے اور نماز ادا کرے اور قرآن پڑھ لے مگر حیض اور نفاس والی عورتوں کا معاملہ ان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ وہ تو اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور حیض اور اسی طرح نفاس میں کئی دن گزر جاتے ہیں۔ اسی لیے ان کے لیے قرآن پڑھنا مباح ہے تاکہ اسے بھول نہ جائیں

اور تا کہ قراءت کی فضیلت ان سے فوت نہ ہو اور وہ کتاب اللہ سے شرعی احکام معلوم کر سکیں۔ پھر ان کے لیے جب قرآن پڑھنا جائز ہے تو ایسی کتابیں پڑھنا بدرجہ اولی جائز ہوا، جن میں آیات و احادیث کے علاوہ دوسری دعائیں بھی مخلوط ہوتی ہیں۔ یہی وہ راہ صواب اور علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر ہے۔ اللہ تعالٰی ان پر رحم فرمائے۔

(فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز) رحمہ اللہ